سوال

ایک شخص نے اپنی بیوی اوروالدین کی لاعلمی میں شادی کرلی، گھروالوں کاگمان ہے کہ یہ بیوی اہل سنت سے تعلق نہیں رکھتی اس لیے والدہ اسے طلاق دینے پر اصرار کرتی ہے، والدہ نے بیٹے کو اسے طلاق دینے پر مجبور کردیا تو اس شخص نے ماں کی بات تسلیم کرتے ہوئے بیوی کو طلاق دے دی پھر والدہ اس پر نادم ہوئی اب وہ یہ دریافت کرنا چاہتی ہے کہ آیا کیا اسے اس عمل پر گناہ تو نہیں ہوگا، اوراگر وہ گنہگار ہے تو اس کا کفارہ کیا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

صحیح یہی ہے کہ بغیر کسی عذر اور سبب کے عورت کوطلاق دینا جائز نہیں کیونکہ یہ عورت پر ظلم ہے، اور پھر بغیر کسی سبب کے نعمت زوجیت کو ختم اور تباہ کرنا، اور اس خاندان کو ضائع کرنا ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالی نے بنی آدم کےلیے ایک نعمت قرار دیا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام و سکون پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت وہمدردی قائم کردی، یقینا غورو فکر کرنے والوں کےلیے اس میں بہت ساری نشانیاں ہیں الروم (21).

اور والدین کی اطاعت و فرمانبرداری تو ہر اس کام میں ہے جسے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے ہیں، اس کام میں والدین کی اطاعت جائز نہیں جسے اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے

جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے :

علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ سبحانہ وتعالی کی معصیت ونافرمانی میں کسی کی بھی اطاعت نہیں، بلکہ اطاعت تو نیکی کے کام میں ہے "

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو، تمہارا سب کا میری ہی طرف ہے، تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کرونگا لقمان (15).

ماں یا باپ پر اس کا کوئی کفارہ نہیں اگر وہ ایسا کربیٹھیں ت وانہیں اللہ سے توبہ واستغفار کرنی چاہیے، اور اس معاملہ کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور انہیں دوبارہ جمع کردیں، تو انہیں اس میں اجر وثواب حاصل ہوگا

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

ان کے اکثر خفیہ مشروں میں کوئی خیر نہیں، ہاں بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے، اور جو شخص صرف اللہ تعالی کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے اسے ہم یقینا بہت بڑا ثواب دیں گے النساء (114).

المرجع : مسائل ورسائل محمد المحمود النجدی (59)

6315